رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

اَلْفَضْلُ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

# روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ۔ للعہ
ششماہی ۔ ۸ر
سہ ماہی ۔ ۱۲ر
ماہانہ ۔ عہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۴ | مورخہ یکم جمادی الاول سنہ ۱۳۵۵ھ | یوم شنبہ | مطابق ۲۱ر جولائی سنہ ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۸




## مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ - جولائی - ۹ معرم سالہ سے صبح ۶ بجے کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے - کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے - اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ :-

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے :-

چودھری نظام الدین صاحب ٹیلر ماسٹر متوطن ڈیرہ بابا نانک کی لڑکی بعمر ۱۸ سال ایک سال بعارضہ دق بیمار رہنے کے بعد آج فوت ہو گئی - اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ -
حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی - احباب دعائے مغفرت کریں :-

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

### استخارہ کے بغیر کوئی سفر جائز نہیں

"بجز استخارہ کے کوئی سفر جائز نہیں - ہمارا اس میں طریق یہ ہے - کہ اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نماز کے لئے کھڑے ہو جائیں - پہلی رکعت میں سورہ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھیں یعنی الحمد تمام پڑھنے کے بعد ملا لیں - جیسا کہ سورہ فاتحہ کے بعد دوسری سورۃ ملایا کرتے ہیں - اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھ کر سورۃ اخلاص یعنی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ملا لیں - اور پھر التحیات میں اخیر میں اپنے سفر کے لئے دعا کریں - کہ یا الٰہی میں تجھ سے کہ تو صاحب فضل اور خیر ہے - اور قدرت ہے - اس سفر کے لئے سوال کرتا ہوں - کیونکہ تو عواقب امور کو جانتا ہے - اور میں نہیں جانتا - اور تو ہر ایک امر پہ قادر ہے - اور میں قادر نہیں سو یا الٰہی اگر تیرے علم میں یہ بات ہے - کہ یہ سفر سراسر میرے لئے مبارک ہے - میری دنیا کے لئے میرے دین کے لئے اور میرے انجام امر کے لئے - اور اس میں کوئی شر نہیں - سو یہ سفر میرے لئے میسر کر دے - اور پھر اس میں برکت ڈال دے - اور ہر ایک شر سے بچا - اور اگر تو جانتا ہے - کہ یہ سفر میرا میری دنیا یا میرے دین کے لئے مضر ہے - اور اس میں کوئی مکروہ امر ہے - تو اس سے میرے دل کو پھیر دے اور اس سے مجھ کو پھیر دے - آمین - یہ دعا ہے جو کی جاتی ہے - تین دن کرنے میں یہ حکمت ہے - کہ تا بار بار کرنے سے اخلاص میسر آ جائے - آج کل اکثر لوگ استخارہ سے لاپرواہ ہیں - حالانکہ وہ ایسا ہی سکھایا گیا ہے - جیسا کہ نماز سکھائی گئی ہے - سو یہ اس عاجز کا طریق ہے - کہ اگر چہ دس کوس کا سفر ہو - تب بھی استخارہ کیا جائے - سفروں میں ہزاروں بلاؤں کا احتمال ہوتا ہے - اور خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے - کہ وہ استخارہ کے بعد متولی اور متکفل ہو جاتا ہے - اور اس کے فرشتے اس کے نگہبان رہتے ہیں جب تک کہ اپنی منزل تک نہ پہنچے - اگرچہ یہ دعا تمام عربی میں موجود ہے لیکن اگر یاد نہ ہو - تو اپنی زبان میں کافی ہے - اور سفر کا نام لے لینا چاہیئے - کہ فلاں جگہ کے لئے سفر ہے" (مکتوبات احمدیہ جلد ۵)

# بنگال احمدیہ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام جلسہ

## ایک ہندو نومسلم کی تقریر

قادیان ۱۹ جولائی ۔کل ۱۸ جولائی بروز ہفتہ بنگال احمدیہ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام اور مولوی عبدالوہاب صاحب عمر کے زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں شیخ بشیر احمد صاحب بی۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی آف میسور سابق مسٹر سروہانند نے اپنے قبول اسلام کے متعلق ایک پرجوش تقریر کی۔ اور بتایا میں ایک ہندو گھرانہ میں پیدا ہوا۔ اور ایک عیسائی درسگاہ بشپ کاٹن سکول میں تعلیم حاصل کی۔ ہندو مذہب تو کوئی مذہب ہی نہ تھا۔ اس سے مجھے کیا تسلی ہو سکتی تھی۔ اور عیسائی سکول میں پڑھنے کی وجہ سے مجھے مجبوراً عیسائیت کا مطالعہ کرنا پڑا۔ اسی اثناء میں میں نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کا بھی کچھ لٹریچر مطالعہ کیا۔ جس سے مجھے معلوم ہوا۔ کہ بائبل بے شک خدا کی کتاب تھی۔ مگر اب محرف ہو چکی ہے۔ تحقیقات سے میں بھی اس نتیجہ پر پہونچا۔ میں نے ایک مولوی صاحب سے قرآن پڑھنے کو مانگا۔ مگر انہوں نے کہا۔ کافروں کو خدا کی کتاب نہیں دی جا سکتی۔ آخر احمدیوں کے طفیل یہ پاک کتاب بھی مجھے ملی۔ اور اسے پڑھکر مجھے اس سے بے حد محبت پیدا ہوئی۔ اور خدا نے میرا سینہ اسلام کے لئے کھولدیا۔ میں نے بھگوت گیتا اور بائبل میں آنے والے مصلح کے متعلق پیشگوئیاں بھی پڑھی تھیں۔ اس لئے مجھے حضرت احمد کو ماننے کی بھی توفیق ملی۔

فاضل مقرر نے ہندو مذہب عیسائیت اور اسلام کا مقابلہ کرتے ہوئے تینوں مذاہب کے احکام پر روشنی ڈالی اور اسلام کی برتری ثابت کی۔ جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ بھی جلسہ میں تشریف رکھتے تھے۔ صاحب صدر کی درخواست پر انہوں نے بھی مختصر تقریر فرمائی جس میں بتایا کہ ایمان صرف عقائد کا نام نہیں بلکہ اصل چیز عمل ہے۔

بالآخر صاحب صدر نے تقریر کی جس میں معزز مہمان کا شکریہ ادا کیا۔ اور ہندوستان میں اسلام کی نشر و اشاعت اور نفوذ کی مختصر تاریخ بیان کی (راشد رکھا بنگالی سیکرٹری)

# خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

## ۱۰ جولائی سے ۱۶ جولائی ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱ | سلطان محمود صاحب ضلع جھنگ | ۳ | مسماۃ عائشہ صاحبہ ضلع گورداسپور |
| ۲ | مسماۃ فاطمہ زوجہ رسالدار حاکم علی خان صاحب ضلع گورداسپور | ۴ | گلزار محمد صاحب ہوشیارپور |
| | | ۵ | کرم بی بی صاحبہ گورداسپور |

# قبرستان کے متعلق احرار کی فتنہ انگیزی کے مقدمہ کی سماعت

بٹالہ ۱۸ جولائی ۱۹۳۶ء۔ حسب دستور آج یہ مقدمہ پھر پیش ہوا۔ سوائے پانچ ملزمین کے باقی ملزمین کے وکیل جناب مرزا عبدالحق صاحب پلیڈر گورداسپور مع جناب شیخ ارشد علی صاحب و دیوان تن سنگھ صاحب موجود تھے۔ پانچ ملزمین کیطرف سے درخواست دی گئی۔ کہ وہ لاہور سے کسی ایڈووکیٹ کی خدمات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے انہیں مہلت دیجائے۔ مگر عدالت نے اسے نامنظور کردیا۔ اپنے موکلوں کی طرف سے جناب مرزا عبدالحق صاحب نے گواہ استغاثہ عبدالحق پر جرح کی جو قریباً سوا گھنٹہ جاری رہی۔ اسکے بعد چونکہ عدالت کا وقت ختم ہو چکا تھا۔ اس لئے مقدمہ ۲۰ جولائی پر ملتوی ہوا۔ مفصل بیانات انشاءاللہ اگلے پرچہ میں دیئے جائینگے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ آلہ الطیبین

# ارشاد مبارک حضرت مولانا مفتی محمد صادق صاحب قادیان

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ :۔ جناب سراج الاطبا حکیم مختار احمد صاحب ممتاز نے مرد و عورت کے باہمی تعلقات کی خوشگوار راہنمائی کیواسطے عام فہم اردو زبان میں قریب اڑھائی سو صفحہ کی ایک کتاب بنام ذوق شباب شائع کرکے ملک کے طبی لٹریچر میں ایک نہایت کارآمد اضافہ کیا ہے۔ فی زمانہ اس مضمون پر کئی ایک کتابیں کوک شاستر یا دوسرے ناموں سے شائع ہو چکی ہیں۔ مگر یہ کتاب اپنے مصنف کے نام کی طرح سب سے ممتاز ہے۔ نہایت قیمتی صدری نسخے بغیر کسی بخل کے اس میں درج کر دیئے گئے ہیں اور صرف یونانی طب کے لحاظ سے نہیں۔ بلکہ ویدک اور انگریزی اور طب جدید ہر لحاظ سے اس کتاب کو مکمل کیا گیا ہے۔ اور اطباء و عوام ہر دو کے واسطے اسے کارآمد بنایا گیا ہے (دستخط۔ محمد صادق عفی عنہ) قیمت مجلد عہ ۔ بے جلد عہ

ملنے کا پتہ کتبخانہ دواخانہ طب جدید اندرون دہلی دروازہ لاہور

# معاونین الفضل کیلئے درخواست دعا

نمائندہ الفضل مولوی ظہور الحسن صاحب مولوی فاضل جب صوبہ سرحد کے دورہ کے سلسلہ میں چقدرہ پہونچے۔ تو خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب ایگزیکٹو انجینئر نے اپنی جیب سے دو معزز غیر احمدیوں کے نام اخبار جاری کرنے کے لئے ایک ایک سال کی قیمت مرحمت فرمائی۔ ایک احمدی دوست کو تحریک کرکے خریدار بنایا۔ اور ایک اخبار اپنے بچوں کے نام قادیان جاری کرایا۔ اس طرح "الفضل" کو گرانقدر اعانت دی۔ صاحبزادہ عبدالحمید صاحب آف ٹوپی نے بھی مولوی صاحب کے ہمراہ تحصیل صوابی اور خیبر ایجنسی کا دورہ کیا اور اس طرح الفضل کی خاطر سخت گرمی کے موسم میں صعوبات سفر برداشت کیں۔ ہم ان دونوں اصحاب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انکو بہت بہت جزا دے۔ دیگر احباب بھی اپنے پریس کو مضبوط کرنیکے متعلق اپنی ذمہ داری کا احساس کریں۔ (مینیجر)

# درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا بچہ مظفر محمود سخت بیمار ہے نیز میری بیوی بھی عرصہ ایک سال سے بیمار رہی ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ میرے بچے اور اس کی والدہ کو صحت دے۔ خاکسار چوہدری غلام احمد اعوان ۲۲۵ ڈکن روڈ بمبئی ۔ (۲) خاکسار کی اہلیہ کو اب نسبتاً آرام ہے۔ کامل صحت کیلئے احباب دعا کریں۔ خاکسار محمد علی گوجرانوالہ (۳) خاکسار کے والد چوہدری فضل داد صاحب سکنہ چک ۴۶ کھیوہ ضلع لائلپور عرصہ تین ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے۔ خاکسار شریف احمد لائلپوری قادیان (۴) میرے برادر زادہ عبدالواحد کی اہلیہ بعارضہ بخار اور پیٹ درد تین ماہ سے سخت بیمار ہے۔ برائے اپریشن لدھیانہ ہسپتال لے گئے ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد ابراہیم لنگیری ضلع جالندھر (۵) احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ میرے تمام نقائص ہم

۔۔۔ دور کرکے مجھے سلسلہ کا جاں نثار خادم بنائے سلسلہ کیلئے ہر قسم کی قربانی کی توفیق عطا فرمائے اور میری مشکلات اور مرض دوریوں کو رفع فرمائے۔ اور میرے والدین عزیز و اقارب کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا کرے اور مجھے دشمنوں سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ یکم جمادی الاول ۱۳۵۵ھ

# فرقہ وارانہ فیصلہ اور ڈاکٹر سر رابندر ناتھ ٹیگور

بنگال کے ہندوؤں نے فرقہ وارانہ فیصلہ کے خلاف جو طوفانِ بے تمیزی برپا کر رکھا ہے۔ اس کی لغویت ہم ایک گزشتہ پرچہ میں واضح کرتے ہوئے ثابت کر چکے ہیں۔ کہ ان کا یہ دعوٰے کہ بنگال لیجسلیٹو کونسل میں انہیں آبادی کے تناسب کے لحاظ سے کم نشستیں دی گئی ہیں۔ جائز اور مبنی برحقیقت نہیں۔ اور ساتھ ہی یہ امر بھی واضح کر دیا گیا تھا کہ مخلوط طریقِ انتخاب اور و۔ بیٹج کے متعلق ان کے مطالبات بھی غیر معقول۔ ناجائز اور ناقابلِ قبول ہیں۔ لیکن بنگال کے ہندو فرقہ وارانہ فیصلہ سے کچھ اس طرح الجھ رہے ہیں۔ کہ ان کا طوفانِ مخالفت تھمنے میں ہی نہیں آتا۔ اور تو اور شانتی نکیتن کے درویش صفت شاعر ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور بھی اپنی کٹیا سے نکل کر عرصۂ سیاست میں گامزن نظر آتے ہیں۔ ہمیں ڈاکٹر صاحب موصوف کی شاعرانہ قابلیت میں کوئی کلام نہیں۔ لیکن ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ ایک گوشہ گزیں اور فقر وغنا کے دعویدار شاعر و ادیب کو میدانِ سیاست کی یکہ تازی کچھ زیب نہیں دیتی۔ کیونکہ ایسے لوگ جن کا دائرۂ فکر وعمل اور جن کے شہباز خیال کی بلند پروازیوں کی فضا اور ہوتی ہے۔ وہ عموماً اس میدانِ رزم و بزم کے اہل نہیں ہوتے۔ جسے سیاست کہا جاتا ہے۔ اور نہ سیاسی امور میں ان کی رائے صحیح اور صائب سمجھی جاسکتی ہے۔ گزشتہ بدھ کو کلکتہ ٹاؤن ہال میں ہندوؤں نے ایک جلسہ منعقد کر کے اس میں فرقہ وارانہ فیصلہ کی مذمت میں ریزولیوشنز پاس کئے۔ ڈاکٹر ٹیگور اس کے صدر تھے۔ جنہوں نے فرقہ وارانہ فیصلہ کے خلاف لفاظی و لسانی کے جو دریا بہائے۔ وہ ادبی دنیا میں ممکن ہے کچھ وقعت رکھتے ہوں۔ لیکن جہاں تک حقائق اور واقعات کا تعلق ہے۔ ان کے دلائل نہایت بودے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے فرقہ وارانہ فیصلہ کے اجرا کا سارا الزام حکومتِ برطانیہ کے سر تھوپا ہے۔ اور اسے ہندوستان کے قومی خون میں زہر داخل کرنے کے مرادف قرار دیا ہے۔ لیکن افسوس کہ وہ اس بات کو قطعاً فراموش کر گئے۔ کہ یہ فیصلہ حکومتِ برطانیہ کی طرف سے ہندوستانیوں پر ٹھونسا نہیں گیا۔ بلکہ یہ ہندوؤں۔ اور مسلمانوں کے طلب کرنے پر اس لئے صادر کیا گیا تھا۔ کہ ہندوؤں کی مسموم ذہنیت فرقہ وارانہ حقوق کی تقسیم کے باہمی سمجھونہ کے ہر مرحلہ پر سنگِ راہ بن کر کھڑی ہو جاتی تھی۔ اور یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ کہ مسٹر ریمزے میکڈانلڈ نے جو اس وقت وزیر اعظم تھے فرقہ وارانہ حقوق کے فیصلہ کرنے کا عزم اسی صورت میں کیا تھا۔ جبکہ ہندوستان کی دو بڑی قوموں یعنی ہندوؤں۔ اور مسلمانوں کے نمائندوں نے انہیں اطمینان دلایا تھا۔ کہ چونکہ وہ آپس میں کسی فیصلہ پر نہیں پہنچ سکتے۔ اس لئے وہ انہیں یقین دلاتے ہیں۔ کہ جدید دستورِ اساسی کی مجالس آئین ساز میں حکومت کے صادر کردہ فرقہ وارانہ تناسب کو منظور کر لیں گے۔ اور اس کی تعمیل کریں گے۔

پس ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ فرقہ وارانہ فیصلہ حکومتِ برطانیہ کی پالیسی کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے موجودہ تعلقات کا نتیجہ ہے۔ اور اس امر کی حقیقت مسٹر ریمزے میکڈانلڈ کے اس طرزِ عمل سے بھی واضح ہے۔ کہ انہوں نے فیصلہ صادر کرتے ہوئے واضح الفاظ میں ظاہر کر دیا تھا۔ کہ یہ فیصلہ متعلقہ قوموں کے نمائندوں کے باہمی فیصلہ اور ان کی باہمی مصالحت کی صورت میں منسوخ یا تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

ان حالات میں ظاہر ہے۔ کہ فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کا رویہ کس قدر غیر معقول ہے:۔

علاوہ ازیں ڈاکٹر صاحب کا یہ ارشاد بھی کہ فرقہ وار فیصلہ میں بنگال کے مسلمانوں کو ہندوؤں پر ناجائز فوقیت حاصل ہے حقیقت سے اسی قدر بعید ہے جس قدر کہ ان کا یہ استدلال۔ کہ فرقہ وار فیصلہ اہلِ ہند پر زبردستی ٹھونسا گیا ہے۔ بنگال میں مسلمانوں کے حقوق سے جو ناانصافی کی گئی۔ اور انہیں باوجود اکثریت میں ہونے کے اقلیت میں رکھا گیا ہے وہ اسی سے ظاہر ہے۔ کہ باوجود اس بات کے کہ بنگال کے مسلمان اکثریت میں ہیں۔ انہیں کل ۲۵۰ نشستوں میں سے صرف ۱۱۹ نشستیں دی گئی ہیں۔ یعنی انہیں تقریباً ۴۸ فیصدی نیابت دی گئی ہے۔ جو ان کے تناسب آبادی سے بہت کم ہے اس لئے بنگال کے ہندوؤں کا مسلمانوں سے گلہ فضول ہے۔ بنگال میں اگر کسی جماعت کو آبادی کے تناسب سے بہت زیادہ نیابت دی گئی ہے۔ تو وہ یورپین جماعت ہے۔ چنانچہ انہیں ان کی آبادی کے تناسب سے تقریباً دس گنا زیادہ نشستیں دی گئی ہیں۔ اس لئے بنگال کے ہندوؤں ڈاکٹر ٹیگور اور مہاراجہ آف بردوان (جنہوں نے ہندوؤں کے اس جلسہ میں تار بھیجا۔ جس میں مسلمانوں سے اپیل کی گئی تھی۔ کہ انہیں فرقہ پرستی کو بالائے طاق رکھ کر ہندوؤں سے سمجھوتہ کر لینا چاہیئے) کو چاہیئے۔ کہ وہ ہندوؤں سے مزعومہ ناانصافی کے ازالہ کی اپیل مسلمانوں سے کرنے کی بجائے یورپینوں سے کریں جنہیں آبادی سے کئی گنا زیادہ حقوق دیئے گئے ہیں۔ مسلمانوں سے ان کا بلاوجہ الجھنا ہرگز قرین عقل و دانش نہیں اور اس سے انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔

## شہنشاہ معظم پر قاتلانہ حملہ

ہفتہ رواں کی افسوسناک خبروں میں سے سب سے زیادہ اندوہناک خبر وہ ہے۔ جو شہنشاہ معظم پر قاتلانہ حملہ کے متعلق ہے۔ ۱۶۔ جولائی کی صبح کو ہز مجسٹی ایک جلوس میں جارہے تھے۔ کہ ایسا معلوم ہوا۔ ایک شخص ان پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ دیکھتے ہی ایک پولیس کے سوار نے اس آدمی پر چھلانگ لگا دی۔ اس وجہ سے حملہ آور چونکہ ریوالور چلا نہ سکا اس لئے اس نے یونہی پھینک مارا۔ جو ملک معظم کے گھوڑے کو لگ کر زمین پر گر پڑا۔ وہ پانچ گولیوں کا تھا۔ اور اس میں چار کارتوس بھرے ہوئے تھے:۔

اس حادثہ کے متعلق بعض اور بیانات بھی اخبارات میں شائع ہوئے ہیں لیکن نتیجہ چونکہ ایسا نکلا۔ جو نہایت خوشکن ہے۔ اور وہ یہ کہ ملک معظم بال بال بچ گئے۔ اس لئے ان بیانات کے متعلق چھان بین کی ضرورت نہیں۔ قابل توجہ وہ شیفتگی ہے۔ جو اس موقعہ پر اہلِ انگلستان نے اپنے بادشاہ کے متعلق دکھائی۔ اور ظاہر کر دیا۔ کہ ان کے دلوں میں ملک معظم سے کس قدر محبت اور اخلاص ہے۔ ہم بھی اس موقعہ پر شہنشاہ معظم کو مبارکباد پیش کرتے ہیں:۔

اس حادثہ سے ان کمینہ خصلت لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔ جو ایک رذیل انسان سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لختِ جگر پر حملہ کرا کر سمجھتے تھے۔ کہ انہوں نے بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے اور اس طرح وہ احمدیت پر نہایت کاری ضرب لگانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ کیونکہ دنیاوی لحاظ سے بڑے سے بڑے اور مکمل انتظامات میں بھی تن تنہا ایک شریر النفس اپنی خباثت کا اظہار کر سکتا ہے۔ مگر اس سے یہ نہیں سمجھا جاسکتا۔ کہ وہ اور اس کے حامی اپنے شرمناک مقصد میں کامیاب ہو گئے:۔

# سرورِ دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق

## حضرت مسیح علیہ السلام کی پیشگوئیاں

(۳)

متی ۲۱/۴۲ تا ۴۴ میں حضرت مسیح فرماتے ہیں "جس پتھر کو معماروں نے رد کیا وہی کونے کا پتھر ہو گیا۔ یہ خداوند کی طرف سے ہوا۔ اور ہماری نظر میں عجیب ہے اس لئے میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائے گی۔ اور اس قوم کو جو اس کے پھل لائے گی۔ دے دی جائے گی۔ اور جو اس پتھر پر گریگا۔ اس کے ٹکڑے ہو جائینگے۔ مگر جس پر وہ گرے گا۔ اُسے پیس ڈالے گا۔"

بنی اسرائیل کا چونکہ یہ بیہودہ خیال عام تھا کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت ہاجرہ لونڈی تھیں۔ اس لئے ان کی اولاد نبوت کے فیض سے محروم رہی۔ اور آئندہ کبھی ان میں سے کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ بلکہ نبوت ہم ہی میں رہے گی۔ گویا بنی اسماعیل کو رد کر دیا گیا تھا۔ حضرت مسیح علیہ السلام ان کی اس بات کی تردید کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "جس پتھر کو معماروں نے رد کیا۔ وہی کونے کا پتھر ہو گیا" یعنی اے بنی اسحٰق! تم جسے لونڈی کی اولاد کہتے ہو اسی کی اولاد سے اللہ تعالےٰ نے ایک عظیم الشان نبی مبعوث کرنا ہے۔ اور حقیقت وہی عمارتِ نبوت کا بنیادی پتھر ہوگا۔ اور تم جو اپنی اس بات پر اتراتے ہو۔ کہ خدا تعالےٰ ہم میں سے ہی نبی برپا کرتا رہیگا۔ مگر تمہاری شوخیوں کو دیکھکر اب خدا نے تمہیں چھوڑ دیا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح علیہ السلام صاف اور واضح الفاظ میں فرماتے ہیں۔ کہ تم سے خدا کی بادشاہت (یعنی نبوت) چھین لی جائے گی۔ اور اس قوم کو جو تمہارے بھائی ہیں۔ موسوی پیشگوئی کے ماتحت دے دی جائے گی۔ کیونکہ وہ درخت اس قابل ہے۔ کہ پھلدار بنے۔ پھر فرمایا۔ کہ وہ بنیادی پتھر ایسا ہوگا۔ کہ جو اس پتھر پر گرے گا۔ اس کے ٹکڑے ہو جائینگے مگر جس پر وہ گرے گا۔ اسے پیس ڈالیگا۔ یعنی جو قوم اس سے مقابلہ کرنے کو اٹھیگی وہ تباہ و برباد کر دی جائے گی۔ اور جس قوم کو وہ تباہ کرنا چاہے گا۔ وہ بھی پیسی جائیگی

یہ ہے وہ پیشگوئی جو خدا کے برگزیدہ حضرت مسیح علیہ السلام نے محض اپنی قوم کی بھلائی کی خاطر اس کے سامنے رکھی۔ جو حرف بحرف پوری ہوئی۔ خدا تعالےٰ نے بنی اسماعیل میں سے سید المرسلین فخر الاولین والآخرین کو منتخب کیا۔ اور آپ کو تمام انبیاء کا سردار بلکہ سید الکونین کا مرتبہ عطا کیا۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام قوموں پر فتح عظیم عطا کر کے پیشگوئی کے یہ الفاظ بھی سچ کر دکھائے۔ کہ جو اس پتھر پر گرے گا۔ اس کے ٹکڑے ہو جائینگے مگر جس پر وہ گرے گا۔ اسے پیس ڈالیگا۔"

اس پیشگوئی کا حضرت مسیح علیہ السلام نے ایک تمثیل کے طور پر بھی ذکر کیا ہے۔ لوقا باب ۲۰ آیت ۹ تا ۱۸ میں لکھا ہے "پھر اس نے (یعنی مسیح) لوگوں سے یہ تمثیل کہنی شروع کی۔ کہ ایک شخص نے انگوری باغ لگا کر باغبانوں کو ٹھیکے پر دیا۔ اور ایک بڑی مدت کے لئے پردیس چلا گیا۔ اور پھل کے موسم پر اس نے ایک نوکر باغبانوں کے پاس بھیجا۔ تاکہ وہ باغ کے پھل کا حصہ اسے دیں۔ لیکن باغبانوں نے اس کو پیٹ کر خالی ہاتھ لوٹا دیا۔ پھر اس نے ایک اور نوکر بھیجا۔ انہوں نے اس کو بھی پیٹ کر اور بے عزت کر کے خالی ہاتھ لوٹا دیا۔ پھر اس نے تیسرا بھیجا۔ انہوں نے اس کو بھی زخمی کر کے نکال دیا۔ اس پر باغ کے مالک نے کہا۔ کیا کروں۔ میں اپنے پیارے بیٹے کو بھیجوں گا۔ شاید اس کا لحاظ کریں جب باغبانوں نے اسے دیکھا۔ تو آپس میں صلاح کر کے کہا۔ کہ یہی وارث ہے اسے قتل کریں۔ کہ میراث ہماری ہو جائے پس اس کو باغ کے باہر نکال کر قتل کیا۔ اب باغ کا مالک ان کے ساتھ کیا کرے گا۔ وہ آکر باغبانوں کو ہلاک کرے گا۔ اور باغ اوروں کو دے دیگا۔ انہوں نے یہ سنکر کہا۔ خدا نہ کرے۔ اس نے ان کی طرف دیکھ کر کہا۔ پھر یہ کیا لکھا ہے۔ کہ جس پتھر کو معماروں نے رد کیا وہی کونے کا پتھر ہو گیا۔ جو کوئی اس پتھر پر گرے گا۔ اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ لیکن جس پر وہ گرے گا اسے پیس ڈالے گا۔"

اس تمثیل سے یہ امر بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ کہ وہ جس نے باغ ٹھیکے پر دیا۔ اس سے مراد خدا تعالےٰ ہے۔ اور باغ سے مراد دُنیا ہے۔ باغبان دنیا کے رہنے والے لوگ ہیں۔ جب ظهر الفساد فی البرّ والبحر کا موقعہ آیا۔ ایک نبی مبعوث فرمایا۔ تاکہ لوگوں سے حقوق اللہ کا مطالبہ کرے۔ لیکن دنیا کے لوگوں نے اسے بجائے حقوق اللہ ادا کرنے کے مار پیٹ کر خالی ہاتھ لوٹا دیا۔ اور اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر اس نے ایک اور نبی بھیجا۔ پھر اس سے بھی انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر اس نے ایک اور نبی بھیجا۔ اس سے بھی یہی معاملہ کیا گیا۔ آخر خدا تعالےٰ نے اپنے پیارے مقدس نبی مسیح کو بھیجا۔ کہ شاید اس کا لحاظ کریں۔ لیکن دنیا کے لوگوں نے اس کو آخری سمجھ کر مشورہ کیا۔ کہ اسے قتل کر دو۔ پھر سب کچھ ہمارا ہے۔ اسے قتل کیا۔

حضرت مسیح فرماتے ہیں۔ کہ اب خدا تعالےٰ ایسے لوگوں کو ہلاک کر دے گا۔ اور باغ اوروں کے سپرد کر دیگا۔ یعنی نعمتِ نبوت ان سے چھین کر بنی اسماعیل کو دیدیگا۔ لیکن حضرت مسیح کی یہ تمثیل سن کر لوگوں نے کہا۔ کہ نہیں خدا ایسا نہیں کرے گا۔ تو انہوں نے فرمایا۔ تو پھر یہ جو کہا ہے۔ کہ جس پتھر کو معماروں نے رد کیا۔ وہی کونے کا پتھر ہو گیا۔ جو کوئی اس پر گرے گا۔ وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگا۔ اور جس پر وہ گریگا اسے پیس ڈالے گا۔ کیا اس حقیقت اور وضاحت کے بعد بھی اس کونے کے پتھر سید المرسلین کا کوئی شخص انکار کرسکتا ہے۔

(خاکسار محمد صدیق امرتسری "جامعہ")

## چندہ تحریک جدید کے متعلق ایک نہایت ضروری اعلان

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک جدید کے چندہ کے متعلق دفتر کو ہدایت ہے۔ کہ چونکہ ان کے ساتھ نسیان بھی لگا ہوا ہے۔ اس لئے اگر کبھی کبھار ایک دو یاددہانیاں کر دی جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے" اس لئے چندہ تحریک جدید سال دوم کی تحریک کو سات ماہ کا عرصہ گزرنے پر پہلی یاددہانی کرائی جارہی ہے۔ یہ یاددہانی جہاں وعدہ کرنیوالی ہر جماعت کو بھیجی جاتی ہے۔ وہاں بعض ایسے احباب کو بھی بالواسطہ یا بلا واسطہ روانہ کی جارہی ہیں۔ جن کا وعدہ بڑی رقم کا ہے۔ مگر اب تک ان کی طرف سے کچھ وصول نہیں ہوا۔ یا برائے نام کچھ وصول ہے۔ بعض ایسے احباب کے جواب سے معلوم ہوا۔ کہ انہوں نے اپنا وعدہ مقامی جماعت میں پورا کر دیا ہے۔ یا اپنے وعدہ کا بڑا حصہ ادا کر دیا ہے۔ اس لئے انکو دفتر کے ایسے مطالبہ پر خود تاریخ ہوا۔ اور تکلیف پہونچی۔ کہ باوجود رقم ادا کرنیکے کیوں مطالبہ ہؤا۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ چونکہ ان کے سیکرٹری مال کی طرف سے اسم وار تفصیل نہ ملی۔ باوجودیکہ بارہا اعلان کیا گیا۔ بلکہ تفصیل کا بذریعہ خط بھی مطالبہ کیا گیا۔ ایسی حالت میں دفتر معذور ہے۔ پس ایسے احباب کو برا ماننے یا دفتر کے متعلق شکایت نہیں ہونی چاہیئے۔ اب بھی اپنے سیکرٹری مال سے تفصیل بھجوا دیں۔ چونکہ دفتر فنانشل سیکرٹری تحریک جدید میں جہاں ہر ایک جماعت کا مجموعی کھاتہ رکھا جارہا ہے۔ وہاں ہر جماعت کے ہر فرد کا اسم وار کھاتہ بھی ہے۔ تا جس وقت کسی دوست کا وعدہ پورا ہو۔ اس کا نام حضور کی خدمت میں دُعا کے لئے پیش کیا جاسکے۔ اس لئے چندہ تحریک جدید کے حسابات نہایت احتیاط سے رکھے جارہے ہیں۔ اس لئے مقامی جماعت میں مخلصین اپنے وعدہ کی رقم ادا کرتے وقت اپنے سیکرٹری مال کو تاکید کر دیں۔ کہ ان کی رقم اسم وار بھیجی جائے۔ یہ بھی احباب کو یاد رہنا چاہیئے۔ کہ نہایت احتیاط کے باوجود بھی کسی غلطی کا امکان ہوتا ہے اگر یاددہانی میں کسی قسم کی غلطی ہو گئی ہو۔ تو چونکہ دفتری غلطیوں کی اصلاح دفتر میں ہی ہونی چاہیئے...... اس لئے چندہ تحریک جدید سال دوم کی غلطیوں کی اصلاح در یا طلب امور کے متعلق خط و کتابت براہ راست فنانشل سیکرٹری تحریک جدید کے پتہ سے ہونی چاہیئے۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید۔ قادیان)

# نبی کا نام پانے کی خصوصیت

## حضرت مسیح موعودؑ کے صریح ارشادات کے متعلق غیر مبایعین کی غلط تاویلات

(۲)

### صریح مغالطہ دہی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس کلام کی جو حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۹۱ پر ختم ہوتا ہے۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے جو غلط تشریح کی ہے۔ وُہ نہایت ہی حیرت انگیز ہے:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔ "پھر ایک اور نادانی یہ ہے۔ کہ جاہل لوگوں کو بھڑکانے کے لئے کہتے ہیں۔ کہ اس شخص نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہے۔ حالانکہ یہ سراسر افترا ہے"

حضورؑ کے اس قول کے متعلق ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں "میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ اگر حضرت صاحب نے بڑے زور سے نبوت کا دعوےٰ کیا تھا۔ تو جو شخص یہ کہا کرتے تھے۔ کہ جناب مرزا صاحب نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہے ان کا ایسا لکھنا "سراسر افترا" کیونکر قرار دیا جا سکتا تھا" (ٹریکٹ صفحہ ۱۰)

لیکن یہ بات ڈاکٹر صاحب کی سمجھ میں اس لئے نہ آسکی۔ کہ انہوں نے بددیانتی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اگلی عبارت کو حذف کر دیا۔ جہاں حضورؑ فرماتے ہیں۔ "بلکہ جس نبوت کا دعوےٰ کرنا قرآن کریم کی رو سے منع معلوم ہوتا ہے۔ ایسا کوئی دعوےٰ نہیں کیا گیا۔ یعنی عوام جہال کو بھڑکانے کے لئے یہ کہتے ہیں کہ جناب مرزا صاحب نے ایسی نبوت کا دعویٰ کیا ہے جس کا دعوےٰ کرنا قرآن کریم کے رو سے منع معلوم ہوتا ہے۔ حالانکہ ایسا کوئی دعوےٰ نہیں کیا گیا۔ پس بات واضح تھی۔ مگر جو سمجھنا ہی نہ چاہے۔ اس کا کیا علاج۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ کے متعلق کہ "بلکہ جس نبوت کا دعوےٰ کرنا قرآن کریم کے رُو سے منع معلوم ہوتا ہے ایسا کوئی دعوےٰ نہیں کیا گیا" ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:۔ "قرآن کریم کی رُو سے جس نبوت کا دعوےٰ کرنا منع معلوم ہوتا ہے۔ وُہ دعوےٰ آپ نے ہرگز نہیں۔ اب یہ تو ظاہر ہے کہ قرآن شریف میں جس نبوت کا اور جن نبیوں کا ذکر ہے۔ ان کو نبوت کا مدعی کہنا قطعاً افترا نہیں بلکہ ان کو نبی کہنا از حد ضروری ہے۔ ورنہ انسان مومن نہیں رہ سکتا۔ اس لئے معلوم ہوا۔ کہ حضرت صاحب کی وُہ نبوت تو ہرگز نہیں۔ جس کا ذکر قرآن میں ہے" (صفحہ ۱۰)

حضور علیہ السلام تو فرماتے ہیں۔ قرآن کریم کے رُو سے جس نبوت کا دعوےٰ کرنا منع معلوم ہوتا ہے۔ ایسا دعوےٰ ہرگز نہیں کیا گیا۔ جس کا دُوسرے لفظوں میں صاف مطلب یہ ہے کہ صرف اس نبوت کا دعوےٰ کیا گیا ہے۔ جو قرآن کریم کے رُو سے منع نہیں۔ بلکہ جائز ہے۔ مگر ڈاکٹر صاحب اس سے اُلٹا مفہوم لے کر فرماتے ہیں "چلو یہ تو فیصلہ ہوا۔ کہ آپ کا دعوےٰ اس نبوت کا تو ہرگز نہیں جس کا ذکر قرآن میں ہے اور جس کے مدعیوں کو "نبوت کا مدعی" کہا کرتے ہیں" (ٹریکٹ صفحہ ۱۱)

میں ان دونوں عبارتوں کو درج کر کے قارئین سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وُہ انہیں غور سے پڑھیں۔ تا معلوم ہو۔ کہ ڈاکٹر صاحب مضمون نگاری میں کس حد تک ایمانداری سے کام لیتے ہیں:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ "پھر ایک اور نادانی یہ ہے۔ کہ جاہل لوگوں کو بھڑکانے کے لئے کہتے ہیں۔ کہ اس شخص نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہے۔ حالانکہ یہ سراسر افترا ہے۔ بلکہ جس نبوت کا دعوےٰ کرنا قرآن شریف کے رُو سے منع معلوم ہوتا ہے۔ ایسا کوئی دعوےٰ نہیں کیا گیا"

اس کی تشریح کرتے ہوئے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لکھتے ہیں:۔

"اب یہ تو ظاہر ہے۔ کہ قرآن شریف میں جس نبوت اور جن نبیوں کا ذکر ہے۔ ان کو مدعی نبوت کہنا قطعاً افترا نہیں بلکہ ان کو نبی کہنا از حد ضروری ہے۔ ورنہ انسان مومن نہیں رہ سکتا۔ اس لئے معلوم ہوا۔ کہ حضرت صاحب کی وُہ نبوت تو نہیں جس کا قرآن میں ذکر ہوا...... چلو یہ تو فیصلہ ہوا۔ کہ آپ کا دعوےٰ اس نبوت کا تو ہرگز نہیں جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے" (ٹریکٹ صفحہ ۱۰-۱۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ قول کہ ما نعنی من النبوۃ ما یعنی فی الصحف الاولیٰ۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ آپ نبی ہی نہیں۔ بلکہ اسی فقرہ کے آگے حضور فرماتے ہیں۔ بل ھی درجۃ لا تعطی الا من اتباع نبیّنا خیر الوریٰ۔ کہ یہ مت خیال کرو۔ کہ میری نبوت پہلوں کی طرح براہ راست ہے۔ نہیں بلکہ یہ نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کا نتیجہ ہے" (ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶)

ڈاکٹر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آخری عبارت کو اپنے ٹریکٹ سے حذف کر دیا ہے۔ حالانکہ یہی سارے کلام کی جان ہے۔ اس سے ڈاکٹر صاحب کی ایک اور خیانت کا علم ہوا۔

جب ڈاکٹر صاحب نے اس حوالہ کو اپنی تائید میں لیا ہو گا۔ تو یقیناً انہیں اس کی اگلی عبارت بھی نظر آئی ہو گی۔ مگر چونکہ وُہ ان کے مطلب کے خلاف تھی۔ اس لئے عمداً اُسے ترک کر دیا۔ اور اس طرح چالاکی سے دوسروں کی نظروں میں خاک جھونکنے کی کوشش کی

### حضرت مسیح موعود علیہ السلام محدّث نہیں نبی تھے

پھر حضور علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔ "صرف یہ دعوےٰ ہے۔ کہ ایک پہلو سے امتی اور ایک پہلو سے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض نبوت کی وجہ سے نبی ہوں"

حضورؑ کے اس کلام پر ڈاکٹر صاحب یوں حاشیہ چڑھاتے ہیں:۔ "تو معلوم ہوا۔ کہ یہ کچھ اس قسم کا دعوےٰ ہے۔ جسے نبوت کا دعوےٰ کہنا تو سراسر افترا ہے۔ تو پھر اس دعویٰ کو کس چیز کا دعوےٰ کہنا چاہیئے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود بتلاتے ہیں۔ کہ اس دعوے کو محدثیت کا دعوےٰ کہنا چاہیئے نہ کہ نبوت

ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں۔ کہ صاحب نبوت تامہ ہرگز امتی نہیں ہو سکتا...... ہاں محدث جو مرسلین میں سے ہے۔ امتی بھی ہوتا ہے اور ناقص طور پر نبی بھی الخ" (ٹریکٹ صفحہ ۱۱)

اس عبارت میں بھی ڈاکٹر صاحب نے وُہی طریق اختیار کیا ہے۔ جس کی حقیقت میں اس سے قبل واضح کر چکا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضورؑ کا دعوےٰ نبوت کا ہے۔ مگر اسے ایسی نبوت کا دعوےٰ قرار دینا جو قرآن کریم کی رُو سے منع معلوم ہوتی ہے "سراسر افترا" ہے۔ اس سے زیادہ اگر ڈاکٹر صاحب فضول حاشیے چڑھائیں تو وُہ قطعاً ناقابل توجہ ہیں:۔

رہا ڈاکٹر صاحب کا یہ کہنا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو محض محدث قرار دیا ہے۔ اس کے متعلق گزارش ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

"اس لفظ نبی سے مراد نبوت حقیقی نہیں ہے۔ بلکہ صرف محدث مراد ہے۔ جس کے معنے آنحضرت صلے اللہ علیہ السلام نے مکلّم مراد لئے ہیں۔ یعنی محدثوں کی نسبت فرمایا ہے۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ قال قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم قد کان فیمن قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء فان یک فی امتی احد منھم فعمر۔ صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۵۲۱ پارہ ۱۴ باب مناقب عمرؓ۔ تو پھر مجھے اپنے مسلمان بھائیوں کی دلجوئی کے لئے اس لفظ کو دُوسرے پیرایہ میں بیان کرنے سے کیا عذر ہو سکتا ہے سو دُوسرا پیرایہ یہ ہے۔ کہ بجائے لفظ نبی کے محدث کا لفظ ہر ایک جگہ سمجھ لیں۔ اور اس (لفظ نبی) کو کاٹا ہوا خیال فرما لیں" (اشتہار ۳۔ فروری ۱۸۹۲ء)

یہ وُہ عبارت ہے جسے مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء نے بار بار اپنی تحریروں میں دہرایا ہے۔ اور بزور ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہرگز ہرگز نبی نہ تھے۔ بلکہ آپ صرف محدث تھے:۔

اس عبارت سے ظاہر ہے۔ کہ:۔

(۱) محدث نبی نہیں ہوتا۔ (۲) محدث سے مراد صرف مکلّم ہے جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس سے کلام کرتا ہے۔ نبی مراد نہیں۔ (۳) ایسے محدث بنی اسرائیل میں بہت گزرے ہیں۔

(۴) اس امت میں بھی ایسے محدث ہونگے
(۵) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں اپنی کتابوں میں لفظ جزوی نبی اپنے متعلق تحریر فرمایا ہے۔ وہاں نبی کا لفظ کاٹ کر محدث ہی لکھدیں۔

اس حوالہ سے صاف ثابت ہے کہ بنی اسرائیل میں محدث بہت سے گزرے ہیں۔ (نتیجہ ۳)

اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دوسری تحریر ملاحظہ ہو۔ آپ فرماتے ہیں۔

"وہ (یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم) خاتم الانبیاء بنے۔ مگر ان معنوں میں نہیں کہ آئندہ اس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا۔ بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے۔ بجز اس کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور اس کی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ ومخاطبہ الہیہ کا دروازہ بند نہ ہوگا۔ اور بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے۔ جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷-۲۸)

اس سے ثابت ہے کہ

(۱) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں
(۲) آپ کے سوا اور کوئی نبی صاحب خاتم نہیں
(۳) خاتم الانبیاء یا صاحب خاتم ہونے کے یہ معنی نہیں۔ کہ آئندہ آپ سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا۔
(۴) آپ کی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ مخاطبہ الہیہ کا دروازہ بند نہ ہوگا۔
(۵) صرف آپ ہی ہیں جن کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے۔ جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے۔

ان نتائج کو پہلی عبارت کے نتائج سے ملانے سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقی نبی اللہ تھے۔ کیونکہ پہلے تو حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ پہلی امتوں میں بہت سے محدث ہوئے۔ اور اس پر حدیث سے دلیل پیش فرماتے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی مہر کے بغیر کوئی فیض کسی کو نہیں پہونچ سکتا۔ اور صرف آپ ہی ہیں جن کی مہر سے ایسی نبوت مل سکتی ہے۔ جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے۔

پس آپ کی اتباع سے نبوت حاصل ہو سکتی ہے۔ اگر کوئی شخص کہے کہ اس نبوت سے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مہر سے ملتی ہے محدثیت مراد ہے۔ تو یہ قطعاً غلط ہے۔ کیونکہ محدثیت تو پہلے انبیاء کی اتباع سے بھی کئی لوگوں کو مل چکی ہے۔ مگر یہاں اس نبوت کا ذکر ہو رہا ہے۔ جو صرف آپ ہی کی مہر سے مل سکتی ہے۔ کیونکہ انبیاء کرام میں سے صرف آپ ہی خاتم الانبیاء ہیں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے۔" پس وہ نبوت جو آپ کی مہر سے ملتی ہے۔ اور جس کا ذکر حضور یہاں فرما رہے ہیں وہ محدثیت سے یقینی طور پر بالا ہے اور وہی نبوت ہے۔ جو حضور علیہ السلام کو حاصل ہوئی۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب بھی اس بات کو دبی زبان سے تسلیم کرتے ہیں۔ کہ "اللہ تعالیٰ نے نوع انسان کی ہدایت کے لئے یہ اہتمام کیا کہ مکالمہ مخاطبہ کی نعمت اس کثرت کے ساتھ اور کسی ولی کو عطا نہ فرمائی۔ کہ مجازی طور پر نبی کا نام اس پر چسپاں ہو سکے۔ اور یہ نعمت کثرت کے ساتھ صرف مسیح موعود کو دی۔ تاکہ نبی کا نام مجازی طور پر صرف آپ پر ہی چسپاں ہو سکے"۔ (ٹریکٹ صفحہ ۲)

اس سے ظاہر ہے کہ ڈاکٹر صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دوسرے محدثین اور اولیاء امت سے ممتاز کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس کے لئے آپ "مجازی نبی" کا خطاب صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کے لئے تجویز کرتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ "مکالمہ مخاطبہ کی نعمت اس کثرت کے ساتھ (خدا نے) اور کسی ولی کو عطا نہ فرمائی کہ مجازی طور پر نبی کا نام اس پر چسپاں ہو سکے"۔

ہم کہتے ہیں یہاں اگر مراد مجازی نبی سے وہ ہے جو محدث سے افضل ہے۔ تو پھر اس امر کے تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صاف الفاظ میں نبی تسلیم کر لیا جائے۔ کیونکہ محدث اور نبی کے درمیان کوئی اور درجہ ہے نہیں۔ اور اگر "مجازی نبی" سے مراد صرف محدث ہے۔ تو اس صورت میں ڈاکٹر صاحب کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دوسرے محدثین سے ممتاز کرنے کے لئے "مجازی نبی" کا خطاب دینا غلط ہے۔ کیونکہ صرف حضرت مسیح موعود ہی نہیں۔ بلکہ دوسرے محدثین بھی مجازی نبی کہلا سکتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ "المحدث نبی" کہ محدث مجازاً نبی ہوتا ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۳۹) پھر فرماتے ہیں کہ "محدث نبی کا چھوٹا بھائی ہوتا ہے" (ازالۂ اوہام صفحہ ۵۲۴)

پس جب ہر محدث مجازی نبی کہلا سکتا ہے۔ تو پھر ڈاکٹر صاحب کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو محدث مانتے ہوئے صرف آپ ہی کے لئے "مجازی نبی" کا خطاب تجویز کرنا یا تو یہ ثابت کرتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام سے ناواقف ہیں۔ یا پھر یہ کہ انہوں نے دیدہ دانستہ مغالطہ دہی سے کام لیا ہے

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس کثرت سے مکالمہ ومخاطبہ الہیہ حاصل ہوا۔ کہ دوسرے محدثین یقیناً اس سے محروم رہے۔ اور وہ درجہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے افاضہ روحانیہ کے کمال کو ثابت کرنے کے لئے مرحمت فرمایا گیا۔ اسے محض محدثیت قرار دینا بالکل ناجائز اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشا کے خلاف ہے دوسری جگہ حضور تحریر فرماتے ہیں۔

"اس امت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیا ہوئے ہیں اور ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے اور نبی بھی"۔ (حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۲۸)

اس حوالہ میں "ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے اور نبی بھی" کے الفاظ صاف بتا رہے ہیں۔ کہ دیگر محدثین امت کو یہ درجہ حاصل نہیں تھا۔ اسی طرح ایک اور موقعہ پر حضور فرماتے ہیں۔ "خود حدیثیں پڑھتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں اسرائیلی نبیوں کے مشابہ لوگ پیدا ہوں گے۔ اور ایک ایسا ہوگا کہ ایک پہلو سے نبی ہوگا۔ اور ایک پہلو سے امتی۔ وہی مسیح موعود کہلائے گا۔ (حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۱)

اگر "ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی" سے مراد محدث ہوتا ہے۔ تو بتاؤ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں صرف مسیح موعود ہی ایک محدث ہوئے ہیں۔

نیز ازالۂ اوہام کی عبارات پیش کرتے وقت ہمیں اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ کہ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ حضور علیہ السلام عبدالحق غزنوی ایسے مکفر ومکذب اور بدزبان شخص کو بھی کافر اور کاذب قرار نہ دیتے تھے۔ بلکہ اسے ایک لفظی مسلمان سمجھتے تھے (دیکھو ازالۂ اوہام صفحہ ۶۳۷ ایڈیشن اول) باوجود اس کے اگر ڈاکٹر صاحب ازالۂ اوہام کی ان عبارات پر غور فرماتے۔ تو انہیں یہ امر سمجھ آ سکتا تھا۔ کہ "محدث محض" اور اس شخص میں جو "ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی" ہے فرق ہے۔ کیونکہ جہاں آپ محدث کے لئے وہ الفاظ استعمال فرماتے ہیں۔ وہاں آپ فرماتے ہیں کہ وہ ایک پہلو سے امتی ہوتا ہے۔ اور ایک پہلو سے "ناقص نبی" یا "جزوی طور پر نبی" اور پھر سنہ ۱۹۰۱ء کے بعد تو آپ نے اپنے لئے ناقص جزوی کے الفاظ کو قطعاً ترک فرما دیا۔ پس آپ کو محض ایک محدث قرار دینا غلط ہے۔ چنانچہ حضور خود فرماتے ہیں۔ کہ

"اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا۔ تو پھر بتلاؤ کس نام سے اسے پکارا جائے۔ اگر کہو کہ اس کا نام محدث رکھنا چاہیئے۔ تو میں کہتا ہوں تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب کے نہیں ہیں۔ پس... میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں"۔
(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۲)

پس نبی اور محدث میں مابہ الامتیاز مکالمہ ومخاطبہ الہیہ ہے۔ جب اس کی کیفیت یا کمیت میں کسی قسم کی کثافت و کمی نہ ہو۔ تو اسے اس نبوت سے موسوم کیا جائے گا۔ اور جب اس میں قدرے کمی ہو۔ اور وہ کثرت کو نہ پہونچا ہو۔ جو خدا کے نزدیک ایک نبی کے لئے شرط ہے۔ تو اسے محدثیت کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ "حقیقت ایک ہی ہے لیکن بباعث شدت اور ضعف رنگ کے مختلف نام رکھے جاتے ہیں۔" (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۳۹)

اور اسی کی مجدد سرہندی نے اپنی کلام میں تصریح کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اِعْلَمْ ایھا الصدیق ان کلامہ تعالیٰ مع البشر قد یکون شفاھا و ذٰلک لافراد من الانبیاء وقد یکون ذٰلک لبعض الکُمّلِ من متابعیھم واذا کثر ھٰذا القسم من الکلام مع واحدٍ منھم یسمّٰی محدثا الخ" اے دوست! تو سمجھ لے۔ کہ کبھی تو اللہ تعالیٰ اپنے بندہ سے روبرو کلام کرتا ہے۔ اور یہ انبیاء کے لئے مخصوص ہے۔ اور کبھی مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ انبیاء کے کامل پیروؤں کو بھی ملتا ہے۔ اور جب وہ ایک حد تک کثرت کو پہونچتا ہے۔ تو جسے یہ مکالمہ حاصل ہوتا ہے۔ محدث کہا جاتا ہے

اس میں انبیا کو اول نمبر پر رکھا۔ اور بتایا کہ ان سے اس کثرت سے مکالمہ و مخاطبہ ہوتا ہے۔ کہ گویا ایک شخص روبرو بیٹھا باتیں کرتا ہے۔ مگر دوسروں سے اس قدر کثرت سے وہ مکالمہ و مخاطبہ ظہور میں نہیں آتا۔ ہاں انبیاء کے بعض کامل متبعین کو مکالمہ الٰہیہ کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ اور جب وہ زیادہ ہو جاتے۔ تو جسے وہ حاصل ہو۔ اسے محدث کہتے ہیں۔ نہ کہ نبی۔ کیونکہ اس میں وہ کثرت اور شدت نہیں پائی جاتی۔ جو نبی بننے کے لئے شرط ہے۔ اگر اُسے بھی کیفیت و کمیت کے لحاظ سے ویسا مکالمہ و مخاطبہ حاصل ہو۔ جیسا کہ نبی کو تو یقیناً وہ محدث نہ صرف محدث کہلائے گا۔ بلکہ نبی کہلانیکا مستحق بھی ہو جائے گا۔ اسی کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اشارہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"بات یہ ہے۔ کہ جیسا کہ مجدد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوب میں لکھا ہے۔ کہ اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں۔ اور قیامت تک مخصوص رہیں گے۔ لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔"

اگر محدثین کو بھی ویسا ہی مکالمہ و مخاطبہ حاصل ہوتا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حاصل ہؤا۔ تو کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ پہلے محدثین نبی کا نام پانے کے مستحق نہ ٹھہرتے اور کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے۔ کہ

"اب واضح ہو۔ کہ احادیث نبویہ میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جو عیسےٰ اور ابن مریم کہلائیگا۔ اور نبی کے نام سے موسوم ہوگا۔"

صرف "عیسےٰ" کو نبی کے نام سے موسوم کرنے کے معنے ہی یہ ہیں۔ کہ دوسرے کسی محدث۔ قطب اور ولی وغیرہ کو اس کثرت سے مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ حاصل نہ ہوگا جس کی وجہ سے اسے نبی کہا جا سکے گا۔ اسی لئے صرف آپ کو ہی یہ نام دیا جائے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود تحریر فرماتے ہیں "اس کثرت سے مکالمہ و مخاطبہ کا شرف اس کو حاصل ہوگا۔ اور اس کثرت سے امور غیبیہ اس پر ظاہر ہونگے کہ بجز نبی کے کسی پر ظاہر نہیں ہو سکتے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فلا یظھر علیٰ غیبہ احدًا الّا من ارتضٰی من رسول۔ یعنے خدا اپنے غیب پر کسی کو پوری قدرت اور غلبہ نہیں بخشتا۔ جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ بجز اس کے جو اس کا برگزیدہ رسول ہو۔"

یہ عبارت ظاہر کرتی ہے۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام پر اس کثرت سے امور غیبیہ ظاہر ہونگے۔ اور ایسا کامل اور صاف مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ حاصل ہوگا۔ جو بروئے آیت قرآن نبی اور برگزیدہ رسول کے سوا کسی اور کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ پس اگر وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حاصل ہوگی۔ تو یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی ہیں۔ کیونکہ اگر آپ نبی نہ ہوتے۔ تو وہ مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ جو کمیت و کیفیت کے لحاظ سے کسی قسم کی کمی اپنے اندر نہیں رکھتا۔ اور غیب پر وہ پوری قدرت اور غلبہ جو بجز نبی کے اور کسی کو میسر آ ہی نہیں سکتا۔ نہ ملتا۔ مگر چونکہ آپ نبی ہیں۔ اس لئے آپ ہی کو وہ نعمت حاصل ہوئی۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آجتک کسی کو حاصل نہ ہوئی تھی (باقی)

(خاکسار محمد صادق۔ مولوی فاضل مبلغ بوچجہ)

تبلیغ احمدیت بیرون ہند

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک



## مغربی افریقہ

جناب حکیم فضل الرحمٰن صاحب اس ہفتہ کی ڈاک میں لکھتے ہیں۔ بعض اندرونی مشکلات کے باعث گذشتہ دنوں تبلیغ کی طرف کما حقہ توجہ نہیں ہو سکی۔ تاہم ۲ معززین کو پرائیویٹ ملاقات کے ذریعہ تبلیغ کی۔ ایک پبلک لیکچر دیا۔ جس میں چار سو کے قریب حاضری تھی۔ قیدیوں کو بھی ایک مرتبہ وعظ کیا گیا۔ بذریعہ تحریر بیس اشخاص کو تبلیغ کی۔

دوسرے مبلغ مولوی نذیر احمد صاحب اپنے بخیریت پہونچنے اور جماعت کی حالت کے متعلق اطلاع دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔ میں نے احباب کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مطالبات کی طرف توجہ دلائی۔ جماعت نے نہایت اخلاص اور محبت کے ساتھ حضور کے مطالبات پر لبیک کہا۔ اس جگہ ۲۷ رمئی یوم التبلیغ منایا گیا۔ نوجوانوں میں زندگی وقف کرنے کی روح پیدا ہو رہی ہے۔ ایک بھائی موسےٰ نامی دور دراز علاقہ میں جہاں ابھی احمدیت کا نام نہیں پہونچا۔ تبلیغی اغراض کے ماتحت جا رہے ہیں۔ برادرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مولوی فاضل عربی میں روزانہ درس القرآن دیتے ہیں۔ جو ترجمان کے ذریعہ لوگوں کو سمجھایا جاتا ہے۔ مبلغین کی تعلیم کا کام بھی شروع ہے۔

## جاوا

مولوی رحمت علی صاحب تحریر فرماتے ہیں تبلیغ اب زیادہ وسیع پیمانہ پر ہو رہی ہے۔ اور مخالفت بھی زوروں پر ہے۔ ایک بھائی جو پہلے ہماری مخالف انجمن کے پریذیڈنٹ تھے۔ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ اس وجہ سے مخالفت زیادہ بھڑک اٹھی ہے۔ گاروت میں اچھی تبلیغ ہو رہی ہے۔ اور لوگ سلسلہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ اس جگہ ایک مبلغین کلاس کھولی گئی ہے۔ جس میں چھ استاد کام کریں گے۔ اور مختلف مضامین پر لیکچر ہونگے۔ ایسا ہی لجنہ اماء اللہ میں بھی مستورات کے لیکچر مختلف مضامین پر ہوتے ہیں۔ مولوی عبدالواحد صاحب نے کام سنبھالنا شروع کر دیا ہے۔ اور عزیز احمد صاحب ملائی زبان سیکھنے میں کوشاں ہیں۔

## مشرقی افریقہ

شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ لکھتے ہیں اس جگہ لٹریچر کے ذریعہ وسیع پیمانہ پر تبلیغ جاری ہے۔ سترہ شہروں میں ہمارے مطبوعہ تبلیغی ٹریکٹ بکثرت بھیجے گئے ہیں۔ سواحلی زبان کا ماہوار رسالہ تقسیم کیا جا رہا ہے۔ جو دو ہزار کی تعداد میں چھپوایا گیا تھا۔ مسٹر فضل کریم صاحب لون مجھے رسالہ کے کام میں بہت مدد دے رہے ہیں۔ چھٹا نمبر پریس میں دے دیا گیا ہے۔ زنجبار کے عربی اخبار الفلق میں ہمارے خلاف ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کے جواب میں میں نے عربی میں ایک مضمون لکھا ہے۔ دس معززین سے عرصہ زیر رپورٹ میں ملاقات کی۔ روزانہ بعد نماز مغرب بخاری شریف کا درس دیتا ہوں۔ ایک نئے احمدی دوست کو نبراس المومنین (سو حدیثوں کا مجموعہ) پڑھایا۔ ہر اتوار کو ہفتہ وار جلسہ ہوتا ہے۔ ٹبورہ میں ہمارے نو احمدی بھائی ناجم ابن سالم نے میلاد النبی کے موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دس شرائط بیعت لوگوں کو سنائیں۔ سروٹی میں ڈاکٹر احمد دین صاحب بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔

## فلسطین

مولوی محمد سلیم صاحب لکھتے ہیں۔ باوجودیکہ حالات نہایت ناساعد تھے۔ لیکن دوستوں نے انفرادی تبلیغ میں خوب حصہ لیا۔ تین انصار اللہ نے متعدد دیہات میں دو سو تیئیس ۲۲۳ ٹریکٹ تقسیم کئے۔ موصل کے ایک معزز افسر کو میں نے تبلیغی خط لکھا۔ اور لٹریچر بھجوایا یہ صاحب دلچسپی لے رہے ہیں۔ درس و تدریس کا سلسلہ جاری ہے۔ اور کبابیر میں ہفتہ واری اجلاس منعقد ہوتے ہیں۔

# ابتدائی فہرستہائے انتخاب کی اشاعت کے متعلق سرکاری اعلان



(۱) اصلاح یافتہ آئین کے ماتحت پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے پہلے انتخابات کے لئے علاقہ وار حلقہ جات نیابت کی ابتدائی فہرست ہائے انتخاب پنجاب بھر میں ۱۵ جولائی ۱۹۳۶ء کو شائع ہو چکی ہیں۔ اور وہ اس تاریخ سے جملہ ڈپٹی کمشنر صاحبان کے دفاتر سے قیمتاً دستیاب ہو سکتی ہیں۔ امیدواروں اور ایسے دیگر اشخاص کو جن کو اس بارہ میں دلچسپی ہو مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ وہ ان فہرستوں کی غور و احتیاط سے پڑتال کریں۔

۲۔ کوئی شخص جس کا نام فہرست انتخاب میں درج نہ ہو مگر وہ اپنے آپ کو رائے دہندہ کی حیثیت کا اہل سمجھتا ہو تو وہ اپنا نام فہرست میں درج کرانے کے لئے درخواست کر سکتا ہے۔

۳۔ کوئی شخص جس کا نام رجسٹر انتخاب میں درج ہو۔ وہ اسی حلقہ نیابت کی فہرست میں کسی دوسرے شخص کے نام کی شمولیت کے متعلق اس بناء پر اعتراض کر سکتا ہے۔ کہ یہ شخص اہل نہیں یا نااہل قرار دیا گیا ہے۔

۴۔ کوئی شخص جو اس امر کا دعویدار ہو کہ وہ سکھ ہے لیکن جس کا نام کسی دوسری قوم کی فہرست میں درج ہو گیا ہے۔ وہ اپنا نام اسی رقبہ کی سکھ فہرست انتخاب میں منتقل کرانے کے لئے درخواست دے سکتا ہے۔

۵۔ ایسے دعاوی اور اعتراضات پیش کرنے کے لئے میعاد فہرست کی تاریخ اشاعت سے ۲۱ دن ہے۔ یعنی یہ ۵ اگست ۱۹۳۶ء کو یا اس سے پیشتر پیش کر دیئے جائیں۔ جو دعویٰ یا اعتراض اس تاریخ کے بعد موصول ہوگا۔ اس پر غور نہیں کیا جائے گا۔

۶۔ جو اشخاص دیہات میں رہتے ہیں وہ اپنے دعاوی اور اعتراضات اپنی تحصیل کے تحصیلدار یا نائب تحصیلدار کے روبرو پیش کریں۔ اگر تحصیلدار اور نائب تحصیلدار دونوں تحصیل سے غیر حاضر ہوں۔ تو دعاوی اور اعتراضات تحصیل آفس کا قانون گو وصول کرے گا۔

۷۔ جو اشخاص ایسے قصبوں اور شہروں میں جہاں میونسپل کمیٹی۔ ٹاؤن کمیٹی نوٹیفائیڈ ایریا کمیٹی لنٹونمنٹ بورڈ یا کمیٹی رقبہ مشتہرہ ہو۔ بود و باش رکھتے ہوں۔ ان کے پیش کردہ جملہ دعاوی اور اعتراضات بورڈ یا کمیٹی متعلقہ کے دفتر میں وہاں کے سیکرٹری یا کسی ایسے عہدہ دار کے روبرو پیش کئے جا سکتے ہیں۔ جو بورڈ یا کمیٹی کی جانب سے دعاوی یا اعتراضات وصول کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہو۔

۸۔ جو اشخاص کوئی دعویٰ یا اعتراض پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں وہ ان دعاوی اور اعتراضات کو پیش کرنے کے لئے مقررہ فارم ان افسروں سے مفت حاصل کر سکتے ہیں۔ جن کی خدمت میں دعاوی یا اعتراضات پیش کئے جاتے ہوں۔ جملہ دعاوی یا اعتراضات لازمی طور پر مقررہ فارم پر تحریر ہونے چاہئیں۔

۹۔ کوئی دعویٰ یا اعتراض ایک شخص سے زیادہ کے متعلق پیش نہیں کیا جا سکتا

۱۰۔ جملہ دستاویزات کی جنہیں اعتراض کنندہ اپنے اعتراض کی تائید میں پیش کرنا چاہتا ہو۔ وہ نقول اعتراض کے ساتھ لف ہونی چاہئیں۔

۱۱۔ دعویٰ یا اعتراض یا تو اصالتاً یا کسی باضابطہ مجاز ایجنٹ کی وساطت سے پیش کیا جا سکتا ہے۔ دعویٰ یا اعتراض پیش کرنے کا مختار نامہ تحریری ہونا چاہیئے۔ (سوا اس صورت کے ایجنٹ ہائی کورٹ کا ایڈووکیٹ ہو۔) اور اس پر دعویدار یا اعتراض کنندہ کے دستخط ہوں۔ اور کسی آنریری مجسٹریٹ۔ سب رجسٹرار ذیلدار یا نمبردار کی تصدیق بذریعہ مہر یا دستخط ہونی چاہیئے۔ یا اگر فہرست انتخاب کسی میونسپلٹی یا چھاؤنی یا رقبہ مشتہرہ سے متعلق ہو تو مقامی جماعت لوکل باڈی کے کسی ممبر کی تصدیق بذریعہ مہر یا دستخط ہونی چاہیئے۔ ہر دعویدار یا اعتراض کنندہ کو چاہیئے۔ کہ اس کی طرف سے جو دعویٰ یا اعتراض پیش کیا گیا ہے۔ وہ اس کے متعلق جداگانہ مختار نامہ پیش کرے۔

۱۲۔ دعاوی اور اعتراضات پر کسی اشٹامپ کی ضرورت نہیں۔

۱۳۔ جب دعویٰ یا اعتراض ریوائزنگ افسر کے سامنے فیصلہ کے لئے پیش ہوگا تو دعویدار یا اعتراض کنندہ اصالتاً یا ایسے ایجنٹ کے ذریعہ پیش ہو سکتا ہے جسے باضابطہ اشٹامپ شدہ اور تحریر شدہ مختار نامہ کے ذریعہ باقاعدہ اختیار دیا گیا ہو۔ لیکن اگر ایجنٹ ہائی کورٹ کا ایڈووکیٹ ہو تو کسی ایسے مختار نامہ کی ضرورت نہیں ہے۔

۱۴۔ کوئی شخص جس کا نام فہرست انتخاب میں شامل ہو وہ بذریعہ تحریری درخواست جو کسی صورت میں پیش کی جا سکتی ہے۔ ریوائزنگ افسر کو اس امر سے مطلع کر سکتا ہے۔ کہ اس کے نام کے متعلق فلاں اندراج غلط لکھا گیا ہے یا اس میں اس قسم کی غلطی ہے جس سے رائے دہندہ کی حیثیت میں اس کے درج فہرست کئے جانے کے حق پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اور نہ اسے اس غلطی کی بناء پر کسی ایسے حلقہ نیابت کے لئے بطور رائے دہندہ درج کئے جانے کا حق ملتا ہے جس کے لئے وہ پہلے ہی درج فہرست نہ ہو چکا ہو۔ اور ریوائزنگ افسر کسی وقت ایسی تصحیح کر سکتا ہے جسے وہ مناسب سمجھے۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

## احادیث نبویہ کا ایک مفید مجموعہ

مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب جالندہری سابق مبلغ بلاد عربیہ نے احادیث نبویہ کا ایک مختصر مگر بہت مفید مجموعہ شائع کیا ہے۔ اصل عبارات احادیث کے ساتھ ترجمہ اردو بھی درج کر دیا گیا ہے۔ احادیث کے انتخاب میں احتیاط اور اصابت رائے سے کام لیا گیا ہے۔ اکثر احادیث ایسی ہیں۔ جن کا تعلق ضروری احکام مذہبی اور ایسے امور سے ہے۔ جو اخلاق اور اعمال حسنہ کے پیدا کرنے میں خاص طور پر ممد ہیں۔ نیز ایسی احادیث کی بھی ایک کافی تعداد موجود ہے۔ جن کا تعلق اصول احمدیت سے ہے یہ احادیث جہاں چھوٹے بچوں اور بچیوں کے لئے بہت مفید ہیں۔ وہاں بڑی عمر کے دوست بھی ان کے مطالعہ سے خاصہ فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اور عربی زبان کا علم حاصل کرنے میں بھی یہ مجموعہ ایک حد تک ممد ہو سکتا ہے۔ بایں ہمہ قیمت بہت قلیل یعنی ڈیڑھ آنہ رکھی گئی ہے۔ امید ہے کہ دوست متعدد نسخہ جات اس تالیف کے منگوا کر خود بھی مطالعہ کریں گے۔ اور اپنے بچوں اور دوستوں کو بھی دے کر عنداللہ ماجور ہونگے۔ اور فاضل مؤلف کی بھی حوصلہ افزائی کریں گے۔ تاکہ وہ اور چھوٹے چھوٹے مفید رسالے اس سلسلہ میں تالیف کر کے شائع کر سکیں۔ رسالہ مؤلف مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب جالندہری مولوی فاضل قادیان یا قادیان کے کتب فروشوں سے مل سکتا ہے۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

## الفضل کو عطیہ

جناب چودہری غلام حسین صاحب سفید پوش نے جو وقتاً فوقتاً "الفضل" کی مالی اعانت فرماتے رہتے ہیں۔ اور سلسلہ کے مخیر بزرگ ہیں اپنے لڑکوں مشتاق احمد صاحب بی اے اور عزیز اللہ صاحب کی شادیوں کی تقریب کے سلسلہ میں جن کے نکاح علی الترتیب ام کلثوم صاحبہ بنت جناب چوہدری غلام علی صاحب نمبردار چک نمبر ۳۱۶ جھنگ برانچ ضلع لائل پور اور خدیجہ بیگم صاحبہ بنت جناب چوہدری تاج محمد صاحب مرحوم سکنہ جھور تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ سے ایک ایک ہزار روپیہ مہر پر ہوئے ہیں۔ مبلغ بیس روپے اس غرض سے عنایت کئے ہیں کہ دس دس روپیہ رعایتی

# امرتسر میں ایک احمدی بچہ کی لاش دفن کرنے میں احرار کی شرمناک مزاحمت

## حکام کی فرض شناسی سے لاش دفن کردی گئی



امرتسر ۱۹ جولائی۔ کل صبح ۸ بجے کے قریب خان محمد خان صاحب سکنہ سنور ریاست پٹیالہ حال ملازم امرتسر کا بچہ جو قریباً ایک سال عمر کا تھا بقضائے الٰہی فوت ہو گیا۔ خان محمد خانصاحب چونکہ امرتسر میں نووارد اور بالکل اجنبی تھے اس لئے بڑی دقت کے بعد جماعت امرتسر کو اطلاع کرا سکے۔ اور قرب وجوار کے احمدی احباب جمع ہو گئے۔ جو نعش کو دفن کرنے کے لئے بلاقا سنگھ والے قبرستان میں لے گئے۔ نماز جنازہ سے فارغ ہو کر اپنے زرخرید قطعہ اراضی قبرستان میں جب دفنانے لگے تو مولوی بہاء الحق احراری غنڈوں کا لاؤ لشکر لے کر قبر پر کھڑا ہو گیا۔ اور احمدیوں کو نعش دفن کرنے سے زبردستی روکتے ہوئے ساتھیوں سمیت احمدیوں کو گالیاں دینے لگا۔ اس نے بہت سی ناگفتنی باتیں کہیں۔ مگر احمدی بالکل پُر امن رہے۔

اس اثناء میں احراریوں نے اپنے بہت سے آدمی سائیکلوں اور تانگوں پر سوار کرا کر شہر میں بھجوا دیئے کہ لوگوں کو اشتعال دلا کر قبرستان میں لے آئیں۔ چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد ہزاروں کی تعداد میں لوگ جمع ہو گئے۔

احمدیوں نے پولیس اور ذمہ وار حکام کو ٹیلیفون پر واقعہ کی اطلاع کرائی۔ اور کچھ دیر بعد ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر۔ اے ڈی ایم صاحب سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس اپنے عملہ سمیت جائے وقوعہ پر پہونچ گئے۔ اور انہوں نے حالات پر قابو پا لیا۔ مناسب مقامات پر پولیس متعین کر دی۔ اور احراری سرغنوں کو ذمہ وار حکام نے بدامنی اور قانون شکنی سے باز رہنے کی ہدایت کی۔ نیز شہر کے چند معززین جو تشریف لائے ہوئے تھے۔ انہوں نے بھی ان فتنہ انگیزوں کو مفسدانہ حرکات سے منع کیا۔ اور کہا کہ جب احمدی ہمیشہ اس قبرستان میں اپنے مردے دفن کرتے ہیں۔ اور قبرستان میں احمدیوں کے مالکانہ حقوق ہیں۔ تو پھر تم لوگ کیوں جبر وظلم کرتے ہو۔ لیکن ان کے سروں پر الیکشن کا بھوت ایسی بُری طرح سوار تھا کہ باز نہ آئے۔ رات کے گیارہ بجے تک ہزارہا کی تعداد میں لوگوں کا مجمع ہو گیا۔ اس مجمع میں زیادہ تر شیعہ تھے۔

اس افہام وتفہیم کے دوران میں احراری مولویوں اور ان کے چیلے چانٹوں نے بڑی امن شکن اور اشتعال انگیز مفسدانہ تقریریں کیں۔ لوگوں کو فتنہ وفساد اور احمدیوں کو جانی و مالی نقصان پہونچانے کے لئے ابھارا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خلفائے کرام اور دیگر بزرگان سلسلہ کی شان میں انتہا درجہ کی دل آزار گالیاں دیں۔ اور فحش کلامی کی۔ اس موقعہ پر صرف احمدیوں کے صبر وسکون اور امن پسندی نے حالات کو بدتر ہونے سے بچایا۔ ورنہ احراری چاہتے تھے کہ فساد کرائیں۔ وہ برملا کہتے تھے۔ کہ خدا نے یہ سنہری موقعہ پیدا کیا ہے۔ شہید گنج مسجد کی وجہ سے ہمارا کھویا ہوا وقار بحال ہو جائے گا۔

غیر احمدی معزز مسلمانوں نے احرار کی اس بے راہروی کی مذمت کی۔ اور کہا کہ احرار نے یہ پاکھنڈ الیکشن پروپیگنڈا کے لئے رچایا ہے۔ بالآخر بڑی رد وکد کے بعد بارہ بجے شب بچہ کی لاش کو سپرد خاک کیا گیا۔

چونکہ احراری قبر کو بند کر کے گورکنوں کی کدالیں لے گئے تھے۔ اس لئے احمدیوں نے دوبارہ ہاتھوں سے قبر کھودی۔ جب احمدی لاش دفن کر کے واپس شہر میں آئے۔ تو واپسی پر سڑکوں پر کھڑے ہوئے احرار نے پتھر کنکر پھینکے اور گالیاں دیں۔

اس موقعہ پر جماعت احمدیہ امرتسر جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس۔ اے ڈی۔ ایم صاحب۔ سٹی انسپکٹر آف پولیس سب انسپکٹر پولیس لاہوری گارد اور سب انسپکٹر صاحب پولیس تھانہ سول اور پولیس کے دیگر تمام عملہ اور پنڈت روپ لال صاحب اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس تھانہ سول کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ کہ انہوں نے بحالیٔ امن اور قیام انصاف کی پوری پوری کوشش کی۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ذمہ وار حکام مفسدین اور سرغنوں کو گرفتار کر کے کیفر کردار کو پہونچائینگے نیز ہم شہر کے دیگر غیر احراری مسلمانوں کی امن پسندی اور رواداری کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ نیز مرحوم بچہ کے والدین کو مبارکباد دیتے ہیں جنہوں نے ہر قسم کی سختی کو مردانہ وار برداشت کر کے اعلےٰ نمونہ دکھایا۔ سیکرٹری جماعت احمدیہ امرتسر

# احمدیوں کے خلاف احرار کے صریح مظالم

## امرتسری احرار کی قابل شرم ذہنیت کے مقابلہ میں حکام کی فرض شناسی

## ایک بچہ کی لاش دفن کرنے میں احمدیوں کو کس قدر مشکلات کا سامنا کرنا پڑا

امرتسر ۲۰ جولائی۔ میں آج ایک دکان پر بیٹھا تھا۔ کہ ایک سکھ سردار آیا۔ جس کے ہاتھ میں ایک رقعہ تھا۔ جو اس کے کسی بزرگ نے امام صاحب مسجد احمدیہ کو لکھا تھا۔ ان کا گھر ہمارے گھر سے بالکل قریب تھا۔ اس لئے وہ رقعہ لے کر ہمارے پاس پہونچ گیا۔ رقعہ میں لکھا تھا۔ کہ ہمارے ہاں ایک پردیسی احمدی کو آئے ہوئے پندرہ دن ہو گئے ہیں۔ وہ ہمارے گھر میں ہی رہتا ہے۔ ہم نے اسے علیحدہ کمرہ دیا ہوا تھا۔ جب وہ آیا اس کا بچہ بہت بیمار تھا۔ ہم نے بہت علاج کرایا لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا۔ آخر ۱۸ جولائی کی صبح کو فوت ہو گیا۔ اس لڑکے کا باپ احمدی ہے۔ جس کا نام خان محمد ہے چونکہ بوجہ نووارد کے اسکو احمدیوں کا علم نہ تھا۔ اس لئے آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ جو مناسب ہو کریں۔ اس پر ہم چند احمدی اس آدمی کے ساتھ مکان پر گئے۔ بچہ کو نہلایا اور کفن پہنایا۔ ساڑھے گیارہ بجے کے قریب جنازہ اٹھا کر ہم قریب کے قبرستان میں لے گئے۔ کچھ احراری بھی ہمارے پیچھے پیچھے

ہوئے۔

جب ہم وہاں پہنچے جہاں کئی احمدی بچے دفن ہو چکے ہیں۔ اور وضو کر کے نماز جنازہ ادا کرنے لگے تو احرار کہنے لگے یہاں سے مردہ اٹھا کر لے جاؤ۔ ہم تم کو دفن کرنے نہیں دیں گے۔ وہ سکھ سردار بھی دیو معزز اور صاحب جائداد ہیں معہ اپنے بھائیوں کے ہمارے ساتھ تھے۔ اس کے بعد ہم دوسرے قبرستان میں جہاں ہماری اپنی زرخرید زمین موجود ہے۔ اور جس میں مدت سے احمدی دفن ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ ابھی آٹھ دن ہوئے ایک احمدی مولوی نظام الدین صاحب وہاں دفن کئے گئے چلے گئے۔ لیکن احرار جو کہ ۲۰ کے قریب تھے وہاں بھی پہنچ گئے۔ خاکسار اس وقت نماز جنازہ پڑھا رہا تھا۔ پہلے تو سب کے سب آ کر گالیاں دینے لگے۔ پھر انہوں نے کہا کہ ان کے امام کو دھکے دے کر باہر نکالو۔ چنانچہ وہ سب میرے گرد جمع ہو گئے۔ اور بہت بری حرکتیں کرنے لگے اور مجھے کہنے لگے کہ نماز توڑ دو ورنہ ہم تمہارا برا حال کریں گے۔ لیکن میں ویسے ہی کھڑا رہا۔ اس وقت تک ایک تکبیر کہہ چکا تھا کہ ان میں سے دو آدمیوں نے میرے ہاتھ پکڑ کر نیچے گرا دئے۔ میں نے ہاتھ چھڑا کر پھر نیت باندھ لی اس پر انہوں نے سب نمازیوں کو جو کہ بیس کے قریب تھے دھکے دینے شروع کر دئے۔ اور مجھے بھی دھکا دیا۔ مگر ہم پھر کھڑے ہو جاتے۔ آخر انہوں نے مجھے گردن سے پکڑ کر احاطہ سے باہر دھکا دے دیا۔ اور اسی طرح باقیوں کو بھی نکال دیا۔ آخر ہم نے وہاں سے جنازہ پڑھے بغیر نعش اٹھائی۔ قبر کے پاس لا کر رکھ دی۔ اس وقت بہاء الحق قاسمی بہت سے لوگوں کو ساتھ لے کر آ گیا۔ اور کچھ لوگوں کو شہر میں بھیجا۔ کہ لوگوں کو بلا لاؤ۔ اس کے بعد باقی آدمیوں کو لے کر ہماری طرف آیا۔ ہم اس خطے میں جو کہ ہمارا زرخرید ہے۔ کھودی ہوئی قبر کے پاس بیٹھے تھے۔ آ کر کہنے لگا۔ کیوں یہاں بیٹھے ہو یہاں سے چلے جاؤ۔ ہم نے کہا کہ یہ زمین ہماری زرخرید ہے ہم اپنے مردے کو یہاں دفن کریں گے۔ اس نے کہا کیا ثبوت ہے۔ ہم نے کہا۔ یہاں پر احمدیوں کے کتبے موجود ہیں اور گورکن سے پوچھ لو۔ گورکن اور منتظم قبرستان کو بلایا تو انہوں نے کہا کہ ہاں یہ ان کی زمین ہے انہوں نے خریدی ہے۔ لیکن پھر بھی وہ نہ مانا اور کہا ہم تم کو دفن نہیں کرنے دیں گے ہم نے امیر صاحب جماعت احمدیہ کی طرف آدمی بھیجا۔ اور قبرستان کے پاس ایک جگہ نماز جنازہ ادا کر لی۔ امیر صاحب اور بہت سے احمدی جن کو پتہ لگا آ گئے۔

چونکہ فتنہ پرداز احرار مصر رہے کہ دفن نہیں کرنے دیں گے۔ اس پر ڈاکٹر معراج الدین صاحب امیر جماعت نے کہا اچھا یہ لو۔ نعش پڑی ہے۔ ہم اسے خدا کے سپرد کر کے جاتے ہیں اور ہم سب معہ بچہ کے والد کے چلے آئے۔ بچے کے والد نے بہت ہی اخلاص اور مومنانہ روح کا اظہار کیا۔ چنانچہ کہا آج میرا بچہ مرا نہیں بلکہ زندہ ہو گیا ہے۔ اس سے احرار نے کہا کہ تم احمدیت سے انکار کر دو۔ پھر ہم دفن ہونے دیں گے۔ اس نے کہا یہ نہیں ہو سکتا میں خدا کے فضل سے احمدی ہوں اور میرا یہ بچہ بھی احمدی ہے۔ آپ لوگ جو کچھ کر رہے ہیں۔ اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور زیادہ نمایاں ہو رہی ہے۔

جب ہم بچہ کو چھوڑ کر آ گئے۔ تو سب احراری ہمارے پیچھے بھاگے۔ اور کہنے لگے اپنا مردہ لے کر جاؤ۔ لیکن ہم نے نہ مانا۔ انہوں نے بچے کے والد کو پکڑ کر بہت سخت جھنجھوڑا۔ اور بہت تکلیف دی۔ ہم نے اسے کہہ دیا کہ جاؤ اپنے بچے کے پاس بیٹھو۔ دو آدمی اور بھی ساتھ گئے۔ جو وہاں بیٹھ گئے۔ امیر صاحب نے سول کے تھانہ میں اطلاع دی وہاں سے پولیس کا ایک سارجنٹ آ گیا احرار نے چونکہ شہر میں ڈھنڈورا پٹوا دیا تھا۔ اس لئے قریباً ۵۰۰۰ ہزار لوگ جمع ہو گئے۔ اور وہاں جلسہ شروع کر دیا۔ اور سخت اشتعال انگیز تقریریں کرتے رہے۔ پھر ڈی ایس پی صاحب بھی آ گئے۔ چند منٹ بعد جناب ڈپٹی کمشنر صاحب اور جناب کپتان صاحب پولیس اور دیگر افسران معہ قریباً سو سپاہیوں کے آ گئے۔ اور دونوں فریق کو بلایا۔ اور حقیقت سنی کچھ دیر کھڑے رہے پھر پولیس کا انتظام کیا گیا۔ لاٹھی چارج بھی تھوڑا سا ہوا۔ اور وہ سب احراری جو کہتے تھے کہ ہم جانیں دے دیں گے۔ مگر مردہ دفن نہ ہونے دیں گے۔ فوراً بھاگ گئے۔ اس وقت ۸ ہزار کے قریب مجمع تھا مگر بعد میں ایک آدمی بھی نظر نہ آیا۔ ان کے دو سرغنے اس وقت گرفتار کئے گئے۔ ہم نے نعش کو دفن کیا۔ اور پھر واپس آ گئے۔ سب افسران سوائے ڈپٹی کمشنر صاحب کے آخر وقت تک وہیں کھڑے رہے۔ ہم نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ وہ سردار صاحب بھی بے حد شکریہ کے مستحق ہیں کیونکہ انہوں نے ہر طرح مدد کی اور رات کے ایک بجے تک ہمارے ساتھ رہے۔ ہم صبح کے ۹ بجے کے نکلے ہوئے رات کے ایک بجے واپس آئے۔

مسلمان سکھ اور ہندو شرفا احرار پر لعنت بھیج رہے تھے۔ آج ۱۹ جولائی صبح کا واقعہ ہے کہ ایک غیر احمدی حجام جو ہمیشہ سے ہمارا کام کرتا تھا ایک شادی کے موقع پر ہمارے ہاں کھانے کا انتظام کر رہا تھا۔ دیگیں چولہوں پر چڑھی ہوئی تھیں۔ کہ احرار آئے۔ اور حجام کو ڈرایا۔ نیز دیگیں الٹا کر سب کچھ کچا پکا کھانا پھینک گئے اور دیگیں لے گئے۔

غرض احرار ہر قسم کی ایذا رسانی اور تکلیف دہی میں مصروف ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ کا ہر فرد پورے استقلال اور استقامت کا ثبوت پیش کر رہا ہے۔

خاکسار: محمد صدیق امرتسر

## اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

## بعدالت چوہدری محمد عبداللہ صاحب سب جج بہادر شکرگڑھ

دعوے یا اپیل دیوانی ۲۷۵

لال چند ولد گوری شاہ ورجل سکنہ اخلاص پور بنام اسماعیل ولد جیوا ذات جٹ سکنہ دینیال تحصیل پٹھانکوٹ مدعاعلیہ

### دعوے ۲۷۵ بنام اسماعیل مدعا علیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی اسماعیل مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام اسماعیل مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر اسماعیل مذکور تاریخ ۲۸/۸/۳۶ کو مقام شکرگڑھ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ آج بتاریخ ۱۴/۷/۳۶ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا ؛

دستخط حاکم (مہر عدالت)

## فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی میاں اللہ دتا شاہ ولد میاں جیون شاہ ذات قریشی سکنہ شیخ چوہڑ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۲/۹/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے ؛

تحریر مورخہ ۲۷/۶/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!



**لنڈن** ۱۸ جولائی۔ شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم پر حملہ کی تفصیلات مظہر ہیں کہ آپ پر حملہ کرنے والا ایک اخبار نویس ہے۔ اسے عدالت میں اس الزام میں پیش کیا گیا۔ کہ اس کے قبضہ میں خلاف قانون اسلحہ آتشیں تھا جس سے اس کا مقصد کسی کی جان کو خطرہ میں ڈالنا تھا۔ اس نے بیان دیتے ہوئے کہا۔ میرا ارادہ ملک معظم کو اذیت پہنچانے کا نہ تھا۔ بلکہ میں نے ایسا صرف احتجاج کے طور پر کیا تھا۔ ایک جاسوس نے بیان کیا کہ جب اسے تھانہ میں لے جایا جا رہا تھا تو اس نے کہا "یہ سب سر جان سائمن کا قصور ہے۔ میں نے گذشتہ شب اسے لکھا اور آج صبح اسے ٹیلیفون کیا تھا۔" حملہ آور کا نام جارج انڈریو میکماہن ہے وہ سکاٹ لینڈ کا رہنے والا ہے اور کئی سال سے لنڈن میں مقیم ہے۔ ملک معظم کے بال بال بچ جانے پر سب سے پہلے ملکہ میری نے مبارکباد دی۔ دنیا کے مختلف حصوں سے پیغامات مبارکباد موصول ہوئے ہیں۔ ہر ہٹلر اور سائینور مسولینی نے بھی پیغامات مبارکباد بھیجے۔ ہز ایکسی لینسی وائسرائے ہند نے بھی ایک برقیہ ارسال کیا۔ جس میں آپ کے صحیح وسلامت رہنے پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا گیا تھا۔

**کابل** (بذریعہ ڈاک) افغان نیشنل بنک کے ارکان نے ستائیس ہزار افغانی روپیہ کی حکومت کو پیش کش کی ہے۔ تاکہ اس رقم سے ایک ہوائی جہاز خرید کر فوج کو دیا جائے۔ حکومت نے اس کی منظوری دیدی ہے۔

**میڈرڈ** ۱۸ جولائی۔ میڈرڈ میں سرنوی فسطائی حکومت جماعت کے ۱۸۵ رہنماؤں اور عہدیداروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ پولیس کا بیان ہے کہ وہ چند روز کے اندر ایک انقلابی تحریک جاری کرنے والے تھے۔

**لنڈن** ۱۸ جولائی۔ دار العوام میں مسٹر بالڈون نے افریقہ میں جرمنی کی نوآبادیات کا معاوضہ دینے کے سوال کے متعلق بیان دیتے ہوئے کہا۔ جرمنی کے مطالبہ نوآبادیات کے متعلق میں نے پہلے جو کچھ کہا تھا اس پر کچھ مستزاد کرنا نہیں چاہتا۔ حکومت نے کبھی یہ ظاہر نہیں کیا کہ جرمنی کے مطالبہ نوآبادیات پر ہمدردانہ غور کیا جائے گا۔

**مانٹریو** ۱۸ جولائی۔ آبناؤں کے متعلق معاہدہ میں اس امر پر اتفاق کیا گیا ہے کہ ترکیہ کے اعتراضات کے پیش نظر آبناؤں کے کمیشن کو ختم کر دیا جائے اور فیصلہ کیا گیا ہے کہ تمام ممنوعہ رقبہ کے اوپر طیاروں کی پرواز ممنوع قرار دی جائے۔

**پیرس** ۱۸ جولائی۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ میڈرڈ کے جنوب مشرق کی طرف نو میل کے فاصلہ پر لوگوں میں سخت فساد ہو گیا۔ لیکن نقصان جان کی تفصیل معلوم نہیں ہوئی۔ سیاسی وجوہ کی بنا پر ٹیلیفون کا سلسلہ منقطع کر دیا گیا ہے۔

**نانکن** ۱۸ جولائی۔ حکومت نے جنوب مغرب میں باغی افواج کی سرکوبی کے لئے جو اقدام کیا تھا۔ اسے مزید طاقت اس وجہ سے حاصل ہو گئی ہے کہ باغی افواج کے دستے غدر کر رہے ہیں۔ کینٹین کی فضائی فوج کا کمانڈر ہانگ کانگ میں وارد ہوا۔ اس کا بیان ہے۔ کہ تمام فضائی فوج شکوران پہنچ گئی ہے۔ اور نانکن سے وصول ہونے والی ہدایت کا انتظار کر رہی ہے۔ کمانڈر مذکور کا بیان ہے کہ فوج خانہ جنگی کے خلاف ہے اور مرکزی حکومت کی مدد کے لئے تیار ہے بشرطیکہ وہ جاپان نوازی کا رویہ اختیار نہ کرے۔

**پیرس** ۱۸ جولائی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ہسپانوی مراکش کے طول وعرض میں بغاوت ہو گئی ہے۔ عام لوگوں اور فوجیوں کا تصادم ہو رہا ہے۔ ٹینگئر کو آنے والے مسافروں اور فرانسیسی مراکش کی طرف سفر کرنے والوں کو اجازت نہیں دی جاتی۔

**بھوپال** ۱۸ جولائی۔ کرکٹ بورڈ آف کنٹرول کے پریزیڈنٹ نے اعلان شائع کیا ہے۔ کہ انڈین ٹیم کے کپتان اور منیجر نے اطلاع دی ہے۔ کہ امرناتھ کا واپس انگلستان بھیجا جانا نہایت غیر پسندیدہ ہے۔ اس لئے قطعی طور پر فیصلہ کر دیا گیا ہے کہ امرناتھ کو واپس نہ بھیجا جائے۔

**لاہور** ۱۸ جولائی۔ پیپلز بنک آف ناردرن انڈیا کے قضیہ کے سلسلہ میں آج بنک کے جنرل منیجر لالہ نوبت رائے سیٹھی کو گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتاری کے بعد فوراً پولیس نے انہیں چھاؤنی مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کر دیا۔ جہاں عدالت نے انہیں ضمانت پر رہا کئے جانے کی اجازت دیدی۔

**شملہ** ۱۸ جولائی۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ ۲۳ جولائی کو جب سر سکندر حیات خان میاں سر فضل حسین صاحب مرحوم کی وفات پر اظہار تعزیت کے لئے لاہور آئیں گے۔ تو اس کے بعد شملہ بھی جائیں گے۔ جہاں وزارت تعلیم کے مسئلہ کے متعلق ان سے مشورہ طلب کیا جائے گا۔ اگر وہ فوری طور پر ریزرو بنک کی ڈپٹی گورنری سے مستعفی ہونے کے لئے آمادہ ہو گئے۔ تو پنجاب کی وزارت تعلیم انہیں پیش کی جائیگی

**میڈرڈ** ۱۸ جولائی۔ حکومت ہسپانیہ نے اس امر کا اعتراف کیا ہے۔ کہ ملیلا (مراکو) میں بغاوت ہو گئی تھی۔ وہاں مارشل لا نافذ کر دیا گیا ہے۔ وزیر اطلاعات کا بیان ہے کہ ایک کرنیل متعینہ ملیلا نے اپنی ماتحت فوج کے ساتھ علم بغاوت بلند کر دیا تھا۔

**الہ آباد** ۱۸ جولائی۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے پراونشل فلسطین کانفرنس (جو الہ آباد میں منعقد ہو رہی ہے) کے نام ایک پیغام ارسال کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ عرب آزادیٔ وطن کے لئے جنگ کر رہے ہیں۔ اور یہ ملوکیت کے خلاف جنگ ہے اس لئے ہماری جنگ اور عربوں کی جنگ میں کچھ باتیں مشترک ہیں۔ ہم ہندوستانیوں کو ان کی تائید کرنی چاہئیے۔

**شولاپور** ۱۸ جولائی۔ بمبئی پراونشل لبرل کانفرنس میں صدارتی خطبہ پیش کرتے ہوئے سر کاؤس جی جہانگیر نے صدر کانگرس پنڈت جواہر لال نہرو کے نظریۂ سوشلزم کو نشانہ مطاعن بناتے ہوئے کہا۔ "ہم انقلاب نہیں بلکہ اصلاح چاہتے ہیں۔ ہمیں اس بات پر یقین نہیں۔ کہ ہندوستان میں غربت اور بیکاری کا علاج صرف اشتراکیت کے اختیار کرنے میں ہے۔"

**نیو یارک** ۱۸ جولائی۔ امریکہ میں گرمی کے باعث اموات کی تعداد ۵۰۰ کے قریب پہنچ چکی ہے۔ دریائے مسس پی پر درجہ حرارت ۹۲ فارن ہیٹ تک پہنچ گیا ہے۔

**پیرس** ۱۸ جولائی۔ فرانسیسی ایوان نے ۴۸۲ اور ۸۵ آراء کے تناسب سے اسلحہ سازی کے کارخانوں کو قومی بنائے جانے کے متعلق بل پاس کر دیا۔

**سیالکوٹ** ۱۸ جولائی۔ تبلیغ اسلام احراری ٹولہ کے فتنوں کی ہیبت اور وقت قلبی نہایت شرمناک صورت اختیار کر چکی ہے معلوم ہوا ہے کہ موضع بلیچی میں ایک احمدی پر



عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا ایڈیٹر غلام نبی